70278 ـ کیا بے نماز کا ذبح کیا ہوا گوشت کھا لیا جائے ؟

سوال

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر میرا بھائی نماز نہ پڑھے تو شریعت میں اسے کافر شمار کیا جائےگا، تو کیا ہم اس کی ذبح کیا گوشت کھائیں یہ نا کھائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ اپنے بھائی کو پابندی سے نماز ادا کرنے کی نصیحت کریں، اور نماز ترک کرنے والے کے متعلق اللہ تعالی کا حکم اس کے علم میں لائیں، اور اپنے لیے اسے ذبح کرنے سے روک دیں، اور اس کا سبب بھی اسے بتائیں کہ ہم نے جس وجہ سے آپ کو ذبح کرنے سے روکا ہے وہ نماز نہ پڑھنا ہے، لھذا اس کی ذبیحہ حلال نہیں.

ہو سکتا ہے جب بے نماز کا حکم اس کے علم میں آئے تو وہ اپنے دین کی طرف واپس پلٹ آئے، اور نماز کی ادائیگی شروع کردے، اور اس کے دین و دنیا اور اور زندگی و آخرت کے لیے یہی بہتر ہے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا جان بوجھ کر نماز ترک کرنے والے کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا حلال ہے؟ یہ علم میں رہے کہ جب اسے یہ بتایا جاتا ہے تو وہ دلیل دیتا ہے کہ وہ تو کلمہ پڑھتا ہے، اگر کوئی نماز ادا کرنے والا قصائی نہ ملے تو پھر کیا کیا جائے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

صحیح تو یہی ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا اس کی ذبح کیا ہوا گوشت بھی نہیں کھایا جائےگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" آدمی اور کفر و شرک کے مابین (حد فاصل) نماز ترک کرنا ہے"

اسے امام احمد اور سنن اربعہ نے صحیح سند کے ساتھ بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

اور ایك دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اسلام کی چوٹی اور اس کا ستون نماز ہے"

اسے امام احمد نے اور ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

لھذا جس چیز کا ستون ہی گرجائے وہ قائم اور باقی نہیں رہتی، اور جب ستون گر جائے تو اس پرکھڑی عمارت بھی گرجاتی ہے.

اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس کا دین ہی نہیں، اور اس کا ذبیحہ بھی نہیں کھایا جائےگا، اور جب آپ کسی ایسے علاقے اور شہر میں ہوں جہاں کوئی قصائی مسلمان نہ ہوتو آپ خود ذبح کریں، اور اپنا ہاتھ وہاں استعمال کریں جو آپ کو نفع دے، یا پھر کوئی مسلمان قصائی تلاش کریں، چاہے وہ آپ کو اپنے گھر میں ہی جانور ذبح کردے، اور الحمد للہ یہ میسر بھی ہے، لھذا آپ اس معاملہ میں کوئی سستی اور کاہلی سے کام نہ لیں.

اور آپ کو چاہیے کہ اس شخص کو نصیحت کریں کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرتے ہوئے اللہ تعالی کاتقوی اختیار کرے، اور نماز ادا کرنا شروع کردے، اور اس کا یہ کہنا کہ:

کلمہ ہی کافی ہے: یہ غلط ہے اس کی یہ بات صحیح نہیں، کیونکہ کلمہ اور اس گواہی کے کچھ حقوق اور شرائط ہیں اور ان حقوق کے ادا کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مجھے اس وقت تك لڑنے کا حکم دیا دیا گیا ہے جب تك لوگ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور میں اللہ تعالی کا رسول ہوں، اور نماز قائم کرنے لگیں، اور زکاۃ ادا کریں، جب وہ یہ کام کر لیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کر لیے، مگر اس کے حق کے ساتھ، اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ"

صحیح بخاری اور صحیح مسلم

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ کے ساتھ نماز، زکاۃ کی ادائیگی ضروری قرار دی ہے، اور ایك حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

" مجھے لوگوں سے اس وقت تك لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تك وہ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں، جب وہ گواہی دے دیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے لیکن اس کے حق کے ساتھ، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ "

اور نماز اور زكاۃ اس كے حق ميں شامل ہے.

لھذا ايك مومن شخص پرواجب اور ضروری ہے كہ وہ اللہ تعالی كی تقوی اختيار كرے اور اللہ تعالی سے ڈرے، اور دين اسلام كی طرف منسوب شخص كو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہيے اور پانچوں نمازيں باقاعدگی سے ادا كرنی چاہيے، نمازيں اسلام كا ستون اور شہادتين كے بعد اسلام كے اركان ميں سے ايك عظيم ركن ہے، جس شخص نے بھی اس ركن و ضائع كر ديا اس نے اپنا دين ہی ضائع كر ديا، اور جس نے نماز ترك كردی وہ اپنے دين سے ہی خارج ہو گيا اللہ تعالی ہميں اس سے سلامت ركھے.

حق اور صحيح تو يہی ہے، اور بعض اہل علم كا كہنا ہے كہ:

اس سے وہ كفر اكبر كا مرتكب نہيں ہوتا، ليكن كفر اصغر كا مرتكب ہو گا، اور ايك بہت عظيم معصيت و نافرمان كا مرتكب ٹھرے گا، جو زنا اور چوری، اور شراب نوشی سے بھی بڑی نافرمانی ہے، بے نماز كفر اكبر كا مرتكب نہيں ہو گا ليكن اگر وہ نماز كے وجوب كا انكار كرتا ہے تو وہ كافر اور كفر اكبر كا مرتكب ٹھرےگا، اہل علم ميں سے اكثر كا يہی كہنا ہے.

ليكن صحيح اور درست وہی ہے جس پر نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان دلالت كر رہا ہے كہ اس طرح كا شخص كفر اكبر كا مرتكب ٹھرے گا، جيسا كہ اس كے متعلق كئی ايك احاديث بيان ہو چكی ہيں؛ كيونكہ اس نے دين اسلام كے ستون نماز كو ضائع كيا ہے.

لھذا اس مسئلہ ميں سستی اور كاہلی سے كام نہيں لينا چاہيے، تابعی جليل عبد اللہ بن شقيق عقيلی رحمہ ا للہ تعالی كا كہنا ہے:

رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام نماز كے علاوہ كسی اور چيز كے ترك كرنے كو كفر شمار نہيں كرتے تھے.

تو اس طرح انہوں نے صحابہ كرام كا اجماع ذكر كيا ہے كہ ان كے نزديك تارك نماز كافر ہے، اللہ تعالی ہميں اس سے سلامت ركھے.

لھذا اس سے بچنا ضروری اور واجب ہے، اور اس عظيم القدر فرض كی حفاظت اور خيال كرنا واجب ہے، اور نماز ترك كرنے والے كے بارہ ميں كسی بھی قسم كی سستی اور كاہل نہيں كرنی چاہيے، لھذا نہ تو اس كا ذبح كردہ گوشت كھايا جائے، اور نہ ہی اسے وليمہ كی دعوت دی جائے، اور نہ ہی اس كی دعوت قبول كی جائے، بلكہ اس سے بائيكاٹ كيا جائے حتی كہ وہ اللہ تعالی كے ہاں توبہ كرے اور نماز پڑھنا شروع كردے، اللہ تعالی سے دعا ہے كہ وہ سب كو ہدايت نصيب فرمائے. انتھی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (10 / 274 ـ 276).

آپ مزید تفصیل جاننے کے لیے سوال نمبر (1553) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .